بسم اللہ الرحمن الرحیم
جاء الحق
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
نعیمی کتب خانہ گجرات
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور
وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

ورفعنالک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمدللہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جاء الحق وزهق الباطل

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہائت محققانہ مدلل فیصلہ کردیا گیا ہے

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ

سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام

محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر: مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

میں یہ تصریح نہیں ہے کہ کس جگہ روح مشائخ کو حاضر جانے ہر جگہ یا بعض جگہ اس اطلاق سے تو معلوم ہوا ہے کہ اگر کوئی مشائخ کی روح کو ایک جگہ بھی حاضر جانے یا ایک بات کا بھی علم مانے تو کافر ہے اب مخالفین بھی ارواح مشائخ کو ان کی قبر یا مقام علّیّین برزخ وغیرہ جہاں وہ رہتی ہیں۔ وہاں تو حاضر مانیں گے ہی بس بس کہیں بھی مانا کفر ہوا۔ تیسرے اس لیئے کہ ہم اس بحث حاضر و ناظر میں شامی کی عبارت پیش کر چکے ہیں کہ یہ حاضر یا ناظر کہنا کفر نہیں ہے۔ چوتھے یہ کہ ہم اشعۃ اللمعات اور احیاء العلوم بلکہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی وہابی کی عبارت بیان کر چکے ہیں۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ نمازی اپنے قلب میں حضور علیہ السلام کو حاضر جان کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہے۔ اب ان اکابر فقہاء پر بزازیہ کا فتویٰ جاری ہوگا یا نہیں لہٰذا ماننا ہوگا کہ بزازیہ میں جس حاضر و ناظر ماننے کو کفر فرمایا جا رہا ہے وہ حاضر و ناظر ہونا ہے جو صفت الٰہیہ ہے یعنی ذاتی، قدیم، واجب بغیر کسی جگہ میں ہوتے کہ ایسا حاضر ہونا رب کی صفت ہے وہ ہر جگہ ہے مگر کسی جگہ میں نہیں۔ پہلے سوال کے جواب میں ہم فتاویٰ رشیدیہ جلد اوّل کتاب البدعات صفحہ ۹۱ کی عبارت اور براہین قاطعہ صفحہ ۲۲ کی عبارت نقل کر چکے ہیں جس سے ثابت ہوا کہ مولوی رشید احمد و خلیل احمد صاحبان بھی اس فتوے میں ہم سے متفق ہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت بالکل واضح ہے کہ مشائخ و انبیاء کی قدرت تمام مقدورات الٰہیہ پر اللہ کی طرف ماننا کفر ہے ورنہ خود شاہ عبدالعزیز صاحب وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا کے ماتحت حضور علیہ السلام کو حاضر ناظر مانتے ہیں۔ ان کی بحث علم غیب میں اسی آیت مذکورہ کے ماتحت لکھ چکے ہیں۔

اعتراض (۸) اگر حضور حاضر بھی ہیں اور نور بھی تو چاہیئے کہ رات میں کبھی اندھیرا نہ ہو مگر ہر جگہ اندھیرا ہوتا ہے لہٰذا یا تو حضور نور نہیں یا نور ہیں مگر ہر جگہ حاضر نہیں۔

جواب اس کے دو ہیں ایک الزامی دوسرا تحقیقی۔ جواب الزامی تو یہ ہے کہ قرآن مجید نور ہے اور ہر گھر میں بھی نیز فرشتے نور بھی ہیں اور ہر انسان کے ساتھ بھی نیز رب تعالیٰ نور بھی ہے اور ہر ایک کے ساتھ بھی مگر پھر بھی رات کو اندھیرا ہوتا ہے لہٰذا یا تو فرشتے۔ قرآن۔ خدا تعالیٰ نور نہیں یا حاضر نہیں۔ تحقیقی جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ قرآن۔ فرشتوں کی نورانیت ایمانی ہے اور نور کو دیکھنے کے لیئے دیکھنے والے میں بصیرت کا نور چاہیئے بعض مقبول لوگ وہ نور اب بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔

اعتراض (۹) بعض مخالفین جب کوئی راستہ نہیں پاتے تو کہدیتے ہیں کہ ہم ابلیس ہیں ہر جگہ پہنچ جانے کی طاقت مانتے ہیں اسی طرح آصف ابن برخیا اور ملک الموت اور ملائکہ میں یہ طاقت تسلیم کرتے ہیں مگر یہ نہیں مانتے کہ دیگر مخلوق کے